احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 21 فروری 2004ء

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

ہفتہ 21 فروری 2004ء 29 ذوالحج 1424 ہجری-21 تبلیغ 1383ہش جلد 54-89 نمبر 40

علم حاصل کرو

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا علم حاصل کرو کیونکہ علم مومن کا دلی دوست ہے حلم اس کا وزیر ہے اور عقل اس کی رھنما ہے اور عمل اس کا نگران ہے اور رفق اس کا باپ اور نرمی اس کا بھائی اور صبر اس کے لشکروں کا سردار ہے۔

(الجامع الصغیر جلد 2ص 53)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک مستشرق جان ڈیون پورٹ (John Davenport) کے ایک انگریزی رسالہ کا ترجمہ اردو 1870ء میں جناب عنایت الرحمن خاں کے قلم سے "موید الاسلام" کے نام سے شائع ہوا- کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد جلد 3ص 568پر بھی اس کتاب کا ذکر ملتا ہے-

حضرت مسیح موعود نے سرمہ چشم آریہ طبع اول صفحہ 145-146 مطبوعہ 1886ء میں رسالہ "مویدالاسلام" صفحہ 94تا 98کے حوالہ سے جان پورٹ کا درج ذیل اقتباس سپرد قرطاس فرمایا ہے:

"دسویں صدی میں یورپ غایت درجہ کی جہالت میں پڑا ہوا تھا اور یہ بات یقینی ہے کہ اس زمانہ میں اہل عرب (یعنی اہل اسلام) نے ملک ہسپانیہ اور اٹلی میں بہت سے مدرسے جاری کئے تھے اور ان مدرسوں میں ہزاروں طلباء عیسائی' عربی فارسی اور حکمت کی تعلیم پاتے تھے اور پھر ان علوم کو مدارس اسلام سے لاکر عیسائی مدرسوں میں جاری کرتے تھے ہمیں اس بات کا اقرار کرنا چاہئے کہ تمام قسم کے علم یعنی طب وطبعیات وفلسفہ وریاضی جو دسویں صدی سے یورپ میں جاری ہوئے ہیں یہ سب اصل میں اہل عرب مسلمانوں کے فلسفی مدارس سے سیکھے گئے تھے خصوصاً ہسپانیہ کے اہل اسلام بانی فلسفہ یورپ خیال کئے جاتے ہیں اہل اسلام کو علمی ترقی بھی ایسی ہی جلدی حاصل ہوئی جیسے ان ملکوں پر فتحیں حاصل ہوتی تھیں-سول سے اصفہان تک اہل عرب کا علم بہت جلد پھیل گیا- اور بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور بصرہ اور فنیر اور مراکو اور گوردووا اور گرینڈا اور دین شیا اور سول میں اہل عرب کی حکمت نے بہت جلد رواج پایا-حقیقت میں اہل عرب مسلمانوں نے تمام علوم کو نئے سرے ترقی دی اور یونان اور روما کے علوم میں دوبارہ جان ڈالی-نویں صدی سے چودھویں صدی تک عرب کے علم وفضل سے یہ نور حاصل ہوتا رہا اور اہل یورپ کو تاریکی جہالت سے روشنی علم وعقل میں لایا-اگر آٹھواں خلیفہ عبدالرحمن ہسپانیہ میں مدرسے اور مکتب خانے جاری نہ کرتا تو ہمیں بے شک اہل عرب کے علم وفضل سے مطلق فائدہ نہ ہوتا کیونکہ بغداد اور بخارا اور مصر کے مدارس بہت مشہور تھے مگر وہ اس قدر دور تھے کہ طلباء یورپ کو واں جانے میں بہت دقت پڑتی تھی- مذہب اسلام اپنی ترقی کے زمانہ میں ہی نہیں بلکہ اپنی ابتدائی حالت میں ہی اور مذہبوں کی نسبت علم کی طرف بہت مائل تھا-آں حضرت نے خود فرمایا ہے کہ جس آدمی میں علم نہ ہو وہ قالب بے روح ہے-"

(سرمہ چشم آریہ. روحانی خزائن جلد2 صفحہ 193)

سوسال قبل 1904ء

مقدمہ کرم دین کے سلسلہ میں مجسٹریٹ لالہ چندولال کی مخالفانہ روش کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کی طرف سے انتقال مقدمہ کی درخواست دی گئی تھی جو رد ہونے کے بعد چیف کورٹ سے رجوع کیا گیا۔مگر چیف کورٹ نے بھی 22فروری 1904ء کو یہ درخواست مسترد کردی گئی۔

سہ سالہ انتخاب عہدیداران

جماعت ہائے پاکستان

(از یکم جولائی 2004ءتا 30جون 2007ء)

✿ جماعتہائے پاکستان کی آگاہی کیلئے بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی معیاد 30جون 2004ءکو ختم ہورہی ہے۔آئندہ سہ سالہ ٹرم از یکم جولائی 2004ءتا 30جون 2007ء کیلئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخاب جلد کروائے جانے کی درخواست ہے۔ براہ مہربانی 30۔اپریل 2004ءتک تمام عہدیداران کے انتخاب مکمل کروا کر دفتر نظارت علیا میں بھجوا دیئے جائیں تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جاسکیں۔

نیز اس بات کا خاص التزام کیا جائے کہ انتخاب عہدیداران قواعد کے مطابق ہوں تاکہ قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

امراء مقامی وصدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ یا مجلس انتخاب کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جن کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کیلئے پیش نہ ہوسکتا ہو۔زیادہ بہتر صورت یہ ہوگی کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ، معلمین، انسپکٹران بیت المال آمد اور امیر صاحب ضلع یا ان کے مقرر کردہ نمائندہ کی زیرصدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 291)

مذہبی دنیا کا منفرد عالمی اعزاز

حضرت منشی رستم علی صاحب متوطن مدار ضلع جالندھر (متوفّی 11/جنوری 1909ء) کو حضرت بانی جماعت احمدیہ نے 2/ستمبر 1889ء کو "محبّ خالص" کے خطاب سے نوازا۔ بروایت حضرت عرفانی آپ سلسلہ میں پہلے بزرگ تھے جنہوں نے پنشن لے کر سلسلہ کا کام مفت کیا حتیٰ کہ کھانا لینا بھی پسند نہ کیا۔ حضور کے آپ کے نام مکتوبات "مکتوبات احمدیہ" جلد پنجم نمبر 3 میں شائع شدہ ہیں درج ذیل مکتوب جو کلام اللہ یعنی قرآن مجید کی فضیلت سے متعلق ہے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کی وحی کئی قسم کی ہوتی ہے اور وحی میں ضروری نہیں ہوتا کہ الفاظ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں بلکہ بعض وحیوں میں صرف نبی کے دل میں معانی ڈالے جاتے ہیں اور الفاظ نبی کے ہوتے ہیں اور تمام پہلی وحیں اسی طور کی ہوئی ہیں مگر قرآن کریم کے الفاظ اور معانی دونوں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ پہلی وحیوں کے معانی بھی معجزہ کے حکم میں تھے مگر قرآن شریف معانی اور الفاظ دونوں کے رو سے معجزہ ہے اور توراۃ میں یہ خبر دی گئی تھی کہ وہ دونوں کے رو سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا"

(صفحہ 138)

توراۃ کی پیشگوئی کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ

"میں ان کے لئے اس کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا" (استثناء باب 18 آیت 18-19)

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

حضرت صوفی احمد جان لدھیانوی کا قلمی خاکہ

حضرت مسیح موعود کے قلم اعجاز سے رقم۔:

"منشی صاحب مرحوم اصل میں متوطن دہلی کے تھے شاید ایام ...... 1857ء میں لودہانہ آ کر آباد ہوئے کئی دفعہ میری ان سے ملاقات ہوئی۔ نہایت بزرگوار۔ خوبصورت۔ خوب سیرۃ۔ صاف باطن۔ متقی۔ باخدا اور متوکل آدمی تھے مجھ سے اس قدر دوستی اور محبت کرتے تھے کہ اکثر ان کے مریدوں نے اشارۃً اور صراحتاً بھی سمجھایا کہ آپ کی اس میں کسرِ شان ہے مگر انہوں نے ان کو صاف جواب دیا کہ مجھے کسی شان سے غرض نہیں اور نہ مجھے مریدوں سے کچھ غرض ہے اس پر بعض نالائق خلیفے ان کے منحرف بھی ہو گئے مگر انہوں نے جس اخلاص اور محبت پر قدم مارا تھا اخیر تک نباہا اور اپنی اولاد کو بھی یہی نصیحت کی جب تک زندہ رہے خدمت کرتے رہے اور دوسرے تیسرے مہینے اپنے رزق خداداد سے مجھے بھیجتے رہے اور میرے نام کی اشاعت کے لئے بدل و جان ساعی رہے اور پھر حج کی تیاری کی اور جیسا کہ انہوں نے اپنے ذمہ مقرر کر رکھا تھا جاتے وقت بھی پچیس روپے بھیجے اور ایک بڑا لمبا اور دردناک خط لکھا جس کے پڑھنے سے رونا آتا تھا اور حج سے آتے وقت راہ میں ہی بیمار ہو گئے اور گھر آتے ہی فوت ہو گئے ...... اس میں کچھ شک نہیں کہ منشی صاحب علاوہ اپنی ظاہری علمیت و خوش تقریری و وجاہت کے جو خداداد انہیں حاصل تھی مومن صادق اور صالح آدمی تھے جو دنیا میں کم پائے جاتے ہیں **چونکہ وہ عالی خیال اور صوفی تھے اس لئے ان میں تعصب نہیں تھا**"

(مکتوب 23 جنوری 1888ء بحوالہ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر 2 صفحہ 53-54۔ مطبوعہ راست گفتار پریس امرتسر طبع اول دسمبر 1928ء)

حضرت صوفی صاحب حضرت اقدس سے تعلق ارادت وعقیدت سے قبل نقشبندی مسلک کے قطب الاقطاب حضرت سید امام علی شاہ سجادہ نشین رتڑ چھتر مکان شریف ضلع گورداسپور (ولادت 1798ء۔ وفات 2/مارچ 1866ء) سے بیعت تھے۔ آپ کے فرزند اور سلسلہ احمدیہ کے قدیم بزرگ حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب کے بیان کے مطابق حضرت صوفی صاحب حج سے مراجعت کے بعد 13 دن زندہ رہے اور 15 ربیع الاول 1303ھ (مطابق 22/دسمبر 1885ء) کو انتقال فرمایا آپ لدھیانہ کے گورغریباں میں آسودہ خاک ہیں۔

(افتخار الحق صفحہ 8 مطبوعہ نقوش پریس لاہور)

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔:

"چندروز کے بعد ہی وفات کی خبر سنی گئی اور خبر سنتے ہی جماعت کے ساتھ قادیان میں نماز جنازہ پڑھی گئی"

(ازالہ اوہام طبع اول صفحہ 793 مطبوعہ 1891ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

سائنس کی بنیاد اور سائنسی ترقی کے دروازہ میں داخل ہونے کی پہلی شرط یہ ہے کہ دنیا کے پیانے میں متقی ہو جائے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

اتوار 22 فروری 2004ء

12-00 am	عربی سروس
1-00 am	بستان وقف نو
2-00 am	سوال و جواب
3-00 am	مشاعرہ
4-25 am	کوئز: سیرت النبیؐ
4-35 am	حکایات شیریں
5-00 am	تلاوت درس حدیث خبریں
6-00 am	چلڈرنز کارنر
6-30 am	سوال و جواب
7-30 am	تقریر
7-55 am	خطبہ جمعہ
8-55 am	پیارے مہدی کی پیاری باتیں
9-55 am	بستان وقف نو
10-55 am	تلاوت خبریں
11-40 am	لقاء مع العرب
12-50 pm	سپینش سروس
1-50 pm	سوال و جواب
2-50 pm	پیارے مہدی کی پیاری باتیں
3-20 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	تلاوت درس حدیث خبریں
5-50 pm	خطبہ جمعہ
6-50 pm	بنگلہ سروس
8-00 pm	گلشن وقف نو
9-00 pm	فرانسیسی سروس
10-00 pm	جرمن سروس
11-00 pm	لقاء مع العرب

سوموار 23 فروری 2004ء

12-15 am	عربی سروس
1-15 am	گلشن وقف نو
2-15 am	تقریر
3-15 am	سوال و جواب انگریزی
3-50 am	سوال و جواب اردو
5-00 am	تلاوت درس ملفوظات خبریں
6-00 am	بچوں کا پروگرام
6-30 am	سوال و جواب
7-?0 am	کوئز: روحانی خزائن
8-10 am	فرانسیسی سروس
9-10 am	کوئز: خطبات امام
9-50 am	گلشن وقف نو
11-00 am	تلاوت خبریں
11-30 am	لقاء مع العرب
12-35 pm	چائنیز سیکھئے
1-00 pm	چائنیز پروگرام
1-30 pm	سوال و جواب
2-?5 pm	کوئز: خطبات امام
3-15 pm	انڈونیشین سروس
4-15 pm	زندہ لوگ
5-05 pm	تلاوت درس ملفوظات خبریں
5-45 pm	سوال و جواب
6-50 pm	بنگلہ سروس
7-50 pm	فرانسیسی سروس
8-50 pm	فرانسیسی سیکھئے
9-50 pm	جرمن سروس
11-05 pm	لقاء مع العرب

خود کما کر کھاؤ

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

ماں باپ سنگدل ہو کر اپنے بیکار لڑکوں کو کہہ دیں کہ ہم نے تمہیں پالا پوسا ہے۔ اب تم جوان ہو۔ جاؤ اور خود کما کر کھاؤ۔ بیشک یہ سنگدلی ہے مگر اس پیار اور محبت سے ہزار درجہ بہتر ہے جو بیکاری میں مبتلا رکھتی ہے۔ (خطبہ جمعہ 29 نومبر 1935ء)

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

تحریک جدید اور خدائی بشارتیں

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو دین حق کے پھیلنے اور مقبول عام ہونے کی خوشخبری مختلف الہامات کے ذریعہ دی جن میں سے ایک یہ ہے۔

"میں تیری (۔) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید اس الہام کی روشنی میں دین حق کو پھیلانے کیلئے جو ذرائع اختیار کر رہی ہے ان میں سے ایک مربیان کرام کا سلسلہ ہے۔ مخلصین جماعت کا فرض ہے کہ وہ تحریک جدید کی عالمگیر ذمہ داریوں کے پیش نظر تاحد استطاعت مالی قربانیاں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

میری 30 سالہ رفاقت کی گواہی ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر عظیم الشان ایمان تھا

حضرت مصلح موعود کی سیرت مقدسہ کی چند جھلکیاں

افراد جماعت آپ کو بیوی بچوں اور عزیزوں سے بھی زیادہ پیارے تھے

قسط دوم

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) حرم محترم حضرت مصلح موعود

صداقت کو پھیلانے کی تڑپ

شدید تڑپ تھی کہ دنیا جلد سے جلد صداقت کو قبول کرے اس سلسلہ میں اپنا ذاتی مشاہدہ بیان کرتی ہوں۔ 1938ء کا واقعہ ہے میری طرف حضور کی باری تھی کہ رات کو آپ نے رویا میں دیکھا۔ رویا لمبا ہے اس لئے تفصیل سے نہیں لکھتی ''المبشرات'' میں شائع ہوا ہے۔ اس میں آپ نے ایک زبردست طوفان کا نظارہ دیکھا۔ آپ جاگ اٹھے، مجھے جگایا اور فرمایا کہ میں نے رویا دیکھا ہے میں لکھواتا ہوں ابھی لکھ لو (آپ کا دستور تھا کہ جب کوئی رویا دیکھتے عموماً اسی وقت جگا کر لکھوا دیتے تھے) رویا لکھوانے کے بعد آپ کی طبیعت میں بے چینی پیدا ہوگئی کمرہ سے باہر صحن میں نکل گئے اور ٹہل ٹہل کر نہایت رقت اور سوز گداز سے سورۃ نوح کی آیات (6تا14) تلاوت کرنے لگے۔

آپ کا پڑھنے کا انداز اور جس تڑپ سے آپ ان آیات کو بار بار پڑھ رہے تھے اتنا لمبا عرصہ گزر جانے پر بھی نہیں بھول سکتی۔ یوں لگتا تھا کہ آپ کا دل پھٹ جائے گا آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور لگتا تھا کہ آپ کی فریاد عرش الٰہی کو ہلا دے گی پڑھتے پڑھتے آپ کی آواز اتنی اونچی ہوگئی کہ قریب کے گھروں کے لوگ جاگ اٹھے۔ اگلے دن میری چچی جان مرحومہ (بیگم حضرت میر محمد اسحاق صاحب) جو ان دنوں مہمان خانہ کے کوارٹر میں مقیم تھیں۔ آئیں اور کہنے لگیں کہ آج حضرت صاحب آدھی رات کو بڑی اونچی آواز سے تلاوت کر رہے تھے ہمیں اپنے گھر میں آواز آ رہی تھی۔ اس پر میں نے سارا واقعہ بتایا۔ آپ کی تمام کتب اور تقاریر پڑھی جائیں ان کا لب لباب یہی ہے کہ بندوں کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط ہو۔ شروع خلافت سے لے کر آخر تک آپ اسی کی تلقین کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو پختہ کرو۔ صرف ایک ہی حوالہ پر اکتفا کرتی ہوں آپ فرماتے ہیں۔

''اب میں بتاتا ہوں کہ وہ کیا شے ہے جس کی طرف آپ لوگوں کو بلاتا ہوں اور وہ کونسا نکتہ ہے جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرتا ہوں۔ سنو! وہ ایک لفظ ہے زیادہ نہیں صرف ایک ہی لفظ ہے اور وہ اللہ ہے اسی کی طرف میں تم کو بلاتا ہوں اور اپنے نفس کو بھی اسی کی طرف بلاتا ہوں۔ اسی کے لئے میری پکار ہے اور اسی کی طرف جانے کے لئے میں بگل بجاتا ہوں پس جس کو خدا تعالیٰ توفیق دے، آئے اور جس کو خدا تعالیٰ ہدایت دے، وہ اسے قبول کرے۔''

آنحضرت ﷺ سے بے انتہا عشق

آنحضرت ﷺ کی ذات سے بے انتہا عشق تھا مجھے کبھی نہیں یاد کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کا نام لیا اور آپ کی آواز میں لرزش اور آپ کی آنکھوں میں آنسو نہ آ گئے ہوں آپ کے مندرجہ ذیل اشعار جو سرور دوعالم ﷺ کے لئے کہے گئے آپ کی محبت پر روشنی ڈالتے ہیں۔

مجھے اس بات پر ہے فخر محمود
مرا معشوق محبوب خدا ہے
ہو اس کے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شاہنشہ ہر دو سرا ہے
اسی سے میرا دل پاتا ہے تسکین
وہی آرام میری روح کا ہے
خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا
وہی اک راہ دیں کا رہنما ہے

اسی طرح آپ کی مندرجہ ذیل تحریر بھی آپ کی آنحضرت ﷺ سے محبت پر روشنی ڈالنے کے لئے کافی ہے:۔

اسے اس محبت اور پیار اور عشق کا علم کس طرح ہو جو میرے دل کے ہر گوشہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے۔ وہ کیا جانے کہ محمد ﷺ کی محبت میرے اندر سرایت کر گئی ہے۔ وہ میری جان ہے۔ میرا دل ہے۔ میری مراد ہے۔ میرا مطلوب ہے۔ اس کی غلامی میرے لئے عزت کا باعث ہے اور اس کی کفش برداری مجھے تخت شاہی سے بڑھ کر معلوم دیتی ہے۔ اس کے گھر کی جاروب کشی کے مقابلہ میں بادشاہت ہفت اقلیم ہیچ۔ وہ خدا تعالیٰ کا پیارا ہے پھر میں کیوں اس سے پیار نہ کروں۔ وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے پھر میں اس سے کیوں محبت نہ کروں۔ وہ خدا تعالیٰ کا مقرب ہے پھر میں کیوں اس کا قرب نہ تلاش کروں۔ میرا حال مسیح موعود کے اس شعر کے مطابق ہے کہ:۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

قرآن مجید سے عشق

اسی طرح قرآن کریم سے آپ کو جو عشق تھا اور جس طرح آپ نے اس کی تفسیریں لکھ کر اس کی اشاعت کی، وہ تاریخ احمدیت کا ایک روشن باب ہے۔ خدا تعالیٰ کی آپ کے متعلق پیشگوئی کہ کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ جن دنوں میں تفسیر کبیر لکھی نہ آرام کا خیال رہتا تھا نہ سونے کا نہ کھانے کا بس ایک دھن تھی کہ کام ختم ہو جائے۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد لکھنے بیٹھتے ہیں تو کئی دفعہ ایسا ہوا کہ صبح کی (نداء) ہوگئی اور لکھتے چلے گئے تفسیر صغیر تو لکھی ہی آپ نے بیماری کے حملہ کے بعد یعنی 1954ء میں طبیعت کافی کمزور ہو چکی تھی۔ گو یورپ سے واپسی کے بعد صحت ایک حد تک بحال ہو چکی تھی مگر پھر بھی کمزوری باقی تھی۔ ڈاکٹر کہتے تھے آرام کریں۔ فکر نہ کریں۔ زیادہ محنت نہ کریں لیکن آپ کو ایک دھن تھی کہ قرآن کے ترجمہ کا کام ختم ہو جائے۔ بعض دن صبح سے شام ہو جاتی اور لکھواتے رہتے۔ کبھی مجھ سے املاء کرواتے۔ مجھے گھر کا کام ہوتا تو مولوی یعقوب صاحب مرحوم کو ترجمہ لکھواتے رہے۔ آخری سورتیں لکھوا رہے تھے غالباً انتیسواں سیپارہ تھا یا آخری شروع ہو چکا تھا (ہم لوگ نخلہ میں تھے وہیں تفسیر صغیر مکمل ہوئی تھی) کہ مجھے بہت تیز بخار ہو گیا۔ میرا دل چاہتا تھا کہ متواتر کئی دن سے مجھے ہی ترجمہ لکھوا رہے ہیں۔ میرے ہاتھوں ہی یہ مقدس کام ختم ہو۔ میں بخار سے مجبور تھی۔ ان سے کہا کہ میں نے دوائی کھالی ہے آج بالکل بخار اتر جائے گا۔ دو دن آپ بھی آرام کر لیں آخری حصہ مجھ سے ہی لکھوائیں تا میں ثواب حاصل کر سکوں۔ نہیں مانے کہ میری زندگی کا کیا اعتبار۔ تمہارے بخار اترنے کے انتظار میں مجھے موت آ جائے تو؟ سارا دن ترجمہ اور نوٹس لکھواتے رہے اور شام کے قریب تفسیر صغیر کا کام ختم ہو گیا۔

بے شک تفسیر کبیر مکمل قرآن کی نہیں لکھی گئی مگر جو علوم کا خزانہ ان جلدوں میں آپ چھوڑ گئے، وہ اتنا زیادہ ہے کہ ہماری جماعت کے احباب ان کو پڑھیں، ان سے فائدہ اٹھائیں تو بڑے سے بڑا عالم ان کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکے۔

قرآن کریم کی تلاوت کا کوئی وقت مقرر نہ تھا جب بھی وقت ملا، تلاوت کر لی۔ یہ نہیں کہ سارا دن صرف ایک بار یا دو بار۔ عموماً یہ ہوتا تھا کہ صبح اٹھ کر ناشتہ سے فارغ ہو کر ملاقاتوں کی اطلاع ہوئی آپ انتظار میں ٹہل رہے ہیں اور ایک ورق بھی نہیں الٹا۔ دوسرے دن دیکھا تو پھر وہی صفحہ میں نے کہا کہ آپ کے ہاتھ میں قرآن مجید ہے لیکن آپ پڑھ نہیں رہے تو فرماتے ایک آیت پر اٹک گیا ہوں جب تک اس کے مطالب حل نہیں ہوتے آگے کس طرح چلوں۔''

ایک دفعہ یونہی خدا جانے مجھے کیا خیال آیا میں نے پوچھا کہ آپ نے کبھی موٹر چلانی سیکھی؟ کہنے لگے ہاں ایک دفعہ کوشش کی تھی مگر اس خیال سے ارادہ ترک کر دیا کہ ٹکر نہ مار دوں۔ ہاتھ پہیے پر تھے اور دماغ قرآن مجید کی کسی آیت کی تفسیر میں الجھا ہوا تھا۔ موٹر کیسے چلاتا؟

اکثر ایسا ہوتا کہ قرآن مجید پڑھتے پڑھتے کہنا اچھا بتاؤ اس آیت کا کیا مطلب ہے! میں نے جو سمجھ آئی کہہ دینا یا کہہ دینا پتہ نہیں۔ آپ بتائیں تو پھر کہنا کہ یہ نکتہ سوجھا ہے اور اس آیت کے یہ نئے مطالب ذہن میں آئے ہیں۔

جب حضور نے تفسیر کبیر کی سورۃ یونس سے سورۃ کہف تک تفسیر لکھی اور وہ پہلی جلد شائع ہوئی تو فرمانے لگے کہ اسے پڑھو میں تمہارا امتحان لوں گا۔ میں نے کہا اچھا لیکن یہ اتنی موٹی کتاب ہے اگلے سال امتحان لے لیں اتنا وقت تو یاد کرنے کے لئے چاہئے۔ کہنے لگے نہیں صرف ایک ماہ۔ اگر زیادہ مہلت دی تو تم کبھی بھی نہیں پڑھو گی۔ یہ خیال ہوگا کہ بڑا وقت پڑا ہے پڑھ لوں گی۔ پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ زبانی یاد کرو۔ بلکہ شروع سے آخر تک بس پڑھ جاؤ۔ خود ہی ذہن نشین ہو

جائے گا۔ جب میں نے بہت اصرار کیا تو کہنے لگے اچھا اڑھائی مہینے۔ خیر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا ڈھائی ماہ میں میں نے اسے ختم کرلیا اور آپ نے زبانی دو تین سوال پوچھ کر میرا امتحان لیا اور اللہ تعالیٰ نے عزت بھی رکھ لی کہ جواب آ گئے۔

عورتوں میں جب ہفتہ وار درس دیا کرتے تھے اس میں ایک یا دو دفعہ مجھے یاد ہے عورتوں کا امتحان بھی لیا تھا۔ کثرت سے عورتوں نے امتحان دیا تھا اور پرچے دیکھ کر آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا تھا۔ ایک دفعہ سورۃ مزمل کا اور ایک دفعہ سورۃ سبا کا۔ سورہ کی اس آیت ولا تنفع الشفاعۃ پہ کئی دن درس جاری رہا تھا۔ شفاعت کا مسئلہ بہت تشریح سے بیان فرمایا تھا اور بعد میں اس حصہ کا امتحان لیا تھا جس میں صاحبزادی امۃ القیوم اول آئی تھیں۔

درس کے سلسلے میں ایک واقعہ

درس کے سلسلہ میں ایک اور واقعہ یاد آیا۔ قرآن مجید کے درس کے ساتھ آپ نے کچھ عرصہ بخاری شریف کا درس بھی عورتوں میں دیا تھا۔ گو وہ زیادہ لمبا عرصہ جاری نہ رہ سکا شاید ایک یا دو پاروں کا درس ہوا تھا۔ ایک دن آپ نے درس دیتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حج کا واقعہ بیان فرمایا اور جب یہ الفاظ بیان فرمائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح یہ مہینہ مقدس ہے۔ جس طرح یہ علاقہ مقدس ہے۔ جس طرح یہ دن مقدس ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی جان اور اس کے مال اور عزت کو مقدس قرار دیا ہے اور کسی کی جان اور کسی کے مال پر حملہ کرنا ایسا ہی ناجائز ہے جیسے کہ اس مہینے اس علاقہ اور اس دن کی ہتک کرنا۔ یہ حکم آج کے لئے نہیں کل کے لئے نہیں بلکہ اس دن تک کے لئے ہے کہ تم خدا سے جا کر ملو۔ پھر فرمایا یہ باتیں جو میں تم سے آج کہتا ہوں ان کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دو کیونکہ ممکن ہے جو لوگ آج مجھ سے یہ سن رہے ہیں ان کی نسبت وہ لوگ ان پر زیادہ عمل کریں جو مجھ سے نہیں سن رہے۔

یہ حدیث بیان فرما کر آپ نے عورتوں سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث تمہیں سنا کر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوتا ہوں اور تم میں سے ہر عورت جو میرا درس سن رہی ہے وہ کم از کم ایک ایسی عورت کو جس نے یہ درس نہیں سنا۔ اس کے گھر جا کر یہ حدیث سنائے اور اس پر عمل کرنے کی تاکید کرے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے عورتوں میں بڑا جوش پیدا ہوا اور قادیان میں گھر گھر عورتیں پھر کر جو عورتیں درس میں نہیں آ سکی تھیں ان کو یہ حدیث سناتی پھرتی تھیں اور ہر عورت کوشش کرتی تھیں کہ اس ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔ حضرت مسیح موعود...... اور حضرت (اماں جان) سے بے حد محبت تھی۔ حضرت مسیح موعود کے ذکر پر بھی اکثر آنکھیں بھیگ جاتی تھیں۔ آپ کی یاد میں آپ کے مندرجہ ذیل اشعار آپ کے دل کی ترجمانی کرتے ہیں:۔

اے مسیحا تیرے سودائی جو ہیں
ہوش میں ہتلا کہ ان کو لائے کون
تو تو واں جنت میں خوش اور شاد ہے
ان غریبوں کی خبر کو آئے کون
اے مسیحا ہم سے گو تو چھٹ گیا
دل سے پر الفت تری چھڑوائے کون
جانتا ہوں صبر کرنا ہے ثواب!
اس دل نادان کو سمجھائے کون

آپ خود حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود کے نظیر تھے اور اپنی ساری زندگی آپ نے اس مشن کو پورا کرنے میں خرچ کی جس کی داغ بیل حضرت مسیح موعود نے ڈالی تھی۔ آپ نے "حضرت مسیح موعود کے کارنامے" کے موضوع پر 27ء میں ایک تقریر فرمائی تھی جس میں آپ کے کارناموں کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"میں نے آپ کے کاموں کی تعداد 15 بتائی ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ آپ کا کام یہیں ختم ہوگیا ہے آپ کا کام اس سے بہت وسیع ہے اور جو کچھ کہا گیا ہے یہ اصولی ہے اور اس میں بھی انتخاب سے کام لیا گیا ہے۔ اگر آپ کے سب کاموں کو تفصیل سے لکھا جائے تو ہزاروں کی تعداد سے بھی بڑھ جائیں گے اور میرے خیال میں اگر کوئی شخص انہیں کتاب کی صورت میں جمع کر دے تو حضرت مسیح موعود کا منشاء پورا ہوسکتا ہے جو آپ نے براہین احمدیہ میں ظاہر فرمایا ہے اور وہ یہ کہ اس کتاب میں (دین حق) نے یہ وعدہ اپنی مختلف کتابوں کے ذریعہ پورا کر دیا ہے۔ آپ نے اپنی کتابوں میں تین سو سے بھی زائد خوبیاں بیان فرما دیں اور میں یہ ثابت کرنے کے لئے تیار ہوں۔"

خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی اس خواہش کے مدنظر 1928ء سے 1936ء تک یہ تقریریں اسی سلسلہ میں کیں جو فضائل قرآن کے نام سے شائع ہو چکی ہیں۔ ان تقاریر سے بھی حضور کا منشاء تھا کہ قرآن کریم کی فضیلت کے متعلق حضرت مسیح موعود نے جو تین سو دلائل دینے کا براہین احمدیہ میں وعدہ فرمایا تھا اسے ظاہری طور پر پورا فرما دیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت یہ تقاریر ناتمام رہیں اور بعض اور قرآنی مضامین کے متعلق حضور تقاریر فرماتے رہے۔

حضرت اماں جان کی عزت و احترام

حضرت اماں جان کی عزت اور احترام کا مشاہدہ تو اپنی آنکھوں سے کیا ہے۔ ایک دفعہ ایک عورت نے آپ سے شکایت کی کہ میرا بیٹا میرا خیال نہیں رکھتا آپ سمجھائیں۔ آپ بے اختیار رو پڑے اور کہنے لگے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کوئی بیٹا ماں سے برا سلوک کر ہی کیسے سکتا ہے۔ حضرت اماں جان کا خود باوجود عدیم الفرصتی کے بہت خیال رکھتے تھے اور اپنی بیویوں سے بھی یہی امید رکھتے تھے کہ وہ حضرت اماں جان کا خیال رکھیں۔ کبھی فراغت ہوئی تو حضرت اماں جان کے پاس بیٹھ جاتے۔ آپ کو کوئی واقعہ یا کہانی سناتے۔ سفروں میں اکثر اپنے ساتھ رکھتے۔ جس موٹر میں خود بیٹھتے اس میں حضرت اماں جان کو اپنے ساتھ بٹھاتے۔ کہیں باہر سے آتا تو سب سے پہلے حضرت اماں جان سے ملتے اور آپ کی خدمت میں تحفہ پیش کرتے۔

بھائیوں اور بہنوں سے محبت

اپنے بہن بھائیوں سے بھی بہت پیار تھا۔ ہجرت کے وقت حضور پاکستان تشریف لا چکے تھے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ابھی قادیان ہی میں تھے۔ حالات خراب ہو رہے تھے آپ کو ان کے متعلق تشویش تھی۔ ٹہل ٹہل کر دعائیں کرتے رہتے تھے جس دن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لاہور پہنچے اور گھر میں داخل ہوئے آپ پہلے تو فوراً سجدہ میں گر پڑے اور پھر حضرت میاں صاحب کا ہاتھ پکڑا اور سیدھے حضرت سیدہ اماں جان کے کمرہ میں تشریف لے گئے اور فرمانے لگے لیں اماں جان! آپ کا بیٹا آ گیا۔ گویا بڑے بھائی ہونے کے لحاظ سے جو ان پر فرض عائد ہوتا تھا اس سے سبکدوش ہوگئے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی وفات 26ر دسمبر 1961ء کو ہوئی تو ٹھیک ایک سال قبل 26ر دسمبر 1960ء کو آپ گھبرا کر اٹھے اور مجھے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میاں شریف احمد صاحب فوت ہوگئے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ خدا کے فضل سے بالکل ٹھیک ہیں کہنے لگے نہیں ابھی فون کر کے داؤد سے کہو کہ خود ان کے پاس جا کر ان کو دیکھ آئے۔ داؤد نے جب بتایا کہ خیریت سے ہیں تو کچھ تسلی ہوئی لیکن اس خواب کے اثر سے قریباً ساری رات جاگتے رہے اور دعا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت دیکھیں کہ اس نے اس وقت دعاؤں سے اپنی تقدیر ٹلا دی اور ٹھیک ایک سال کے بعد اسی تاریخ کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی وفات ہوئی۔ دونوں بہنیں بھی بہت پیاری تھیں لیکن حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے بہت زیادہ محبت اور بے تکلفی تھی۔ سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سے بیٹیوں کی طرح مشفقانہ سلوک تھا۔ لیکن ان کی بھی ذرا سی تکلیف کا علم ہوتا تھا تو بے قرار ہو جاتے تھے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ آتیں تو اکثر حضرت مسیح موعود کے زمانہ کے پرانے اور اپنے بچپن کے واقعات دہراتے۔ کبھی خود سناتے کبھی ان سے سنتے۔ جب کوئی نئی نظم کہتے تو فرماتے مبارکہ کو بلاؤ ان کو بھی سناؤں۔

انتہائی شفیق باپ

بچوں کے لئے انتہائی شفیق باپ تھے۔ تربیت کی خاطر لڑکوں پر وقتاً فوقتاً سختی بھی کی لیکن ان کی عزت نفس کا خیال رکھا۔ مجھے یاد ہے کہ قادیان میں مجھے ان کی زور سے ڈانٹنے کی آواز آئی۔ میں اندر کمرہ میں تھی۔ ایک دم اس خیال سے باہر نکلی کہ دیکھوں کیا بات ہے کسے ڈانٹ رہے ہیں۔ حضور کسی بچہ کو پڑھائی ٹھیک نہ کرنے پر ناراض ہو رہے تھے۔ میں اسی وقت واپس چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد جب اندر کمرہ میں آئے تو کہنے لگے میں جب اپنے بچہ کو ڈانٹ رہا تھا تو تمہیں وہاں نہیں آنا چاہئے تھا۔ اس سے وہ شرمندہ ہوگا کہ مجھے تمہارے سامنے ڈانٹ پڑی۔

بیٹوں سے بہت زیادہ محبت کا اظہار کرتے تھے۔ لیکن جہاں دین کا معاملہ آ جائے آنکھوں میں خون اتر آتا تھا۔ نماز کی سستی بالکل برداشت نہ تھی۔ اگر ڈانٹا ہے تو نماز وقت پر نہ پڑھنے پر۔ بچوں کے دلوں میں شروع دن سے یہی ڈالا کہ سب دین کے لئے وقف ہیں۔ ان کو دینی تعلیم دلوائی۔ جب 1918ء میں شدید انفلوئنزا کا حملہ ہو کر بیمار ہوئے تھے اور اپنی وصیت شائع کروائی تھی اس میں بھی یہ وصیت فرمائی تھی کہ "بچوں کو دینی اور دنیاوی تعلیم ایسے رنگ میں دلائی جائے کہ وہ آزاد پیشہ ہو کر خدمت دین کر سکیں جہاں تک ہو سکے لڑکوں کو حفظ قرآن کرایا جائے" مئی 59ء میں جب بیماری کا دوبارہ حملہ ہوا اس وقت بھی ایک وصیت کی تھی اس میں بھی یہی تاکید تھی "کہ وہ ہمیشہ اپنی کوششوں کو خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے خرچ کرتے رہیں۔

حضور کا عہد

حضور نے 1939ء میں ایک عہد بھی کیا تھا جو حضور کی ایک نوٹ بک میں جو حضور عموماً اپنے کوٹ کی اندر کی جیب میں یادداشت وغیرہ لکھنے کے لئے رکھا کرتے تھے۔ آپ کے قلم سے درج ہے اور وہ یہ ہے:۔

"آج چودہ تاریخ (مئی 39ء) کو میں مرزا بشیر الدین محمود احمد اللہ تعالیٰ کی قسم اس پر کھاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی نسل سیدہ سے جو بھی اپنی زندگی سلسلہ کی خدمت میں خرچ نہیں کر رہا، میں اس کے گھر کا کھانا نہیں کھاؤں گا اور اگر مجبوری یا مصلحت کی وجہ سے مجھے ایسا کرنا پڑے تو میں ایک روزہ بطور کفارہ رکھوں گا یا پانچ روپے بطور صدقہ ادا کروں گا۔ یہ عہد سردست ایک سال کے لئے ہوگا۔" (مرزا محمود احمد)

اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس شدید خواہش کے مطابق آپ کی اولاد کو توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے بچپن سے ہی اپنی زندگیاں وقف کیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں سے قریباً سب ہی دین اور سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید قربانیوں اور خدمتوں اور علم دین سکھانے کا موقع عطا فرمائے اور ان کی قربانیوں کے نتیجہ میں ان کے مقدس والد کی روح کو خوشی پہنچتی رہے۔ آمین اللّٰھم آمین

ایتاء ذی القربی جس پر بڑا زور قرآن مجید میں دیا گیا اور جس کا عملی نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے ظاہر ہوا تھا اس پر جو عمل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کیا وہ عدیم المثال ہے۔ میں نے کئی بار آپ کے منہ سے یہ بات سنی، آپ فرمایا کرتے

تھے کہ لوگ رشتہ داروں کی مدد بطور احسان کے کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ذی القربیٰ کی مدد انسان پر فرض رکھی ہے۔ تمہارے مالوں میں ان کا حق ہے۔ ان کا حق ان کو دو۔ اپنے عزیز، بیویوں کے عزیز، عزیزوں کے عزیز، کوئی بھی ایسا نہیں نکلے گا کہ کسی کو کوئی ضرورت پیش آئی ہو اور آپ نے اس کی طرف دست مروت نہ بڑھایا ہو۔ اس کو کہنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی خود ہی خیال رکھا۔

افراد جماعت سے غیر معمولی محبت

جماعت کے افراد کا تو کہنا ہی کیا۔ یہ حقیقت ہے کہ جماعت کے افراد آپ کو اپنی بیویوں، اپنے بچوں اور اپنے عزیزوں سے بہت زیادہ پیارے تھے ان کی خوشی سے آپ کو خوشی پہنچتی تھی اور ان کے دکھ سے میں نے بارہا آپ کو کرب میں مبتلا ہوتے دیکھا۔ جب آپ خلیفہ ہوئے تو اسی سال جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا تھا۔

"مگر خدارا غور کرو۔ کیا تمہاری آزادی میں پہلے کی نسبت کچھ فرق پڑ گیا ہے۔ کیا کوئی تم سے غلامی کرواتا ہے یا تم پر حکومت کرتا ہے یا تم سے ماتحتوں غلاموں اور قیدیوں کی طرح سلوک کرتا ہے۔ کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے۔ کوئی بھی فرق نہیں۔ لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے مگر ان کے لئے نہیں۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولا کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اس کو چین نہیں آتا لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو کہ جس کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بیمار ہوں"۔

لیکن جہاں جماعت سے بے حد محبت تھی اور جو ان سے محبت رکھتے تھے ان کی قدر فرماتے تھے وہاں معمولی سی بات بھی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے خلاف ہو یا نظام سلسلہ کے خلاف ہو یا خلافت پر زد پڑتی ہو، برداشت نہ کر سکتے تھے۔ عورتوں میں جہالت سے پیروں کو احتراماً ہاتھ لگانے کی عادت ہوتی ہے۔ کئی دفعہ گاؤں کی عورتیں ملاقات کے لئے آتیں تو پاؤں کو ہاتھ لگانے کی کوشش کرتیں۔ آپ کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور سختی سے منع فرماتے کہ یہ شرک ہے۔ مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی تھی کہ دل کا حلیم ہوگا۔ کارکنوں کو صحیح رنگ میں کام نہ کرنے پر اکثر ناراض بھی ہوئے۔ سزا بھی دی مگر مجھے معلوم تھا کہ ناراض ہو کر خود افسردہ ہو جاتے تھے۔ مجبوری کی وجہ سے سزا دیتے کہ ان کو صحیح طریق پر اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی عادت پڑے

گی۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کوئی کام وقت پر ختم نہ ہونے پر دفتر کے بعض کارکنوں کو ہدایت دی کہ جب تک کام ختم نہ ہو گھر نہیں جانا اور پھر اندر آ کر کہنا کہ فلاں کے لئے کچھ کھانے کو بھجوا دو۔ وہ گھر نہیں گیا۔ بے چارہ دفتر میں کام کر رہا ہے۔

جس دن ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی وفات ہوئی۔ اتفاق سے میرے گھر کوئی لجنہ کی تقریب تھی۔ بہت سی بہنیں آئی ہوئی تھیں۔ چائے وغیرہ کا انتظام تھا۔ چائے پی رہے تھے کہ اچانک تار آیا اور کہنے لگے کہ خادم صاحب کی وفات ہو گئی ہے سلسلہ کے ایک دیرینہ خادم کا جنازہ آ رہا ہے اور تم سب بیچھے چائے پی رہے ہو۔ سب کو رخصت کرو۔ ساتھ ہی انتہائی غم کا اظہار کیا۔ میں نے نیچے آ کر آئی ہوئی بہنوں سے ذکر کیا تو سب خاموشی سے چلی گئیں۔ اسی طرح جب ڈاکٹر غفورالحق صاحب کی وفات کی اطلاع کوئٹہ سے ملی کہ جنازہ لایا جا رہا ہے۔ اس دن صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ کے ہاں شائد بچی کا عقیقہ تھا۔ ہم نے اس کے گھر جانا تھا حضور نے روک دیا کہ نہیں جانا وہ لوگ جنازہ لے کر آ رہے ہیں تم لوگ کیسے جا سکتے ہو؟

قادیان کا ذکر ہے، میری شادی کے شاید ایک سال بعد کا، حضور نماز پڑھ کر (بیت) مبارک سے آ رہے تھے۔ حضرت اماں جان کے صحن میں کسی گاؤں کی ایک بوڑھی عورت آپ کے انتظار میں کھڑی تھی۔ آپ آئے تو اس نے بات شروع کر دی جیسا کہ گاؤں کی عورتوں کا قاعدہ ہے کہ لمبی بات کرتی ہیں۔ اس نے خاص ہی داستان سنانی شروع کر دی۔ حضور کھڑے ہوئے، توجہ سے سنتے رہے، میری طبیعت خراب تھی میں کھڑی نہ رہ سکی پاس تخت پر بیٹھ گئی۔ جب وہ عورت بات ختم کر کے چلی گئی تو آپ نے فرمایا تم کیوں بیٹھ گئی تھیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود کے ابتدائی ماننے والوں اور قربانی کرنے والوں میں سے ہیں۔ میں تو اس کے احترام کے طور پر کھڑا ہو گیا اور تم بیٹھ گئیں۔ .... اس واقعہ سے بھی آپ جماعت کے لوگوں سے جو محبت تھی، اس پر روشنی پڑتی ہے اور یہ بھی کہ آپ اصلاح اور تربیت کے کسی موقع کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ اپنی زیادہ بیماری کے ایام میں بھی کسی کی تکلیف کا معلوم ہو جاتا تو بہت کرب محسوس فرماتے تھے۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل 25 / مارچ 1966ء)

کیا آپ وزن کم کرنا چاہتے ہیں

ہدف مقرر کیجئے

سب سے پہلے وزن کم کرنے کا ایک کم مدتی ہدف طے کر لیجئے۔ اسے حاصل کرنے سے حوصلہ بڑھے گا۔

اس کامیابی کے بعد لمبی مدت کا ہدف مقرر کیجئے اور اپنی قوت ارادی اور مستقل مزاجی کے ساتھ اس پر عمل جاری رکھتے ہوئے اس ہدف کی تکمیل کیجئے۔

غذا کا چارٹ بنائیے

ایک ایسا متوازن غذائی چارٹ طے کیجئے جس کی تکمیل ممکن بھی ہو اور آسان بھی۔

ملی جلی غذائیں کھائیے۔ ہدف حاصل کرنے کے بعد بھی کم خوراکی کا سلسلہ جاری رکھیے۔

کم کھائیے

اپنی غذا میں 500 حرارے کم کر دیجئے روزانہ کی غذا میں یہ حرارے کم کرنے سے آپ کا وزن ہر ہفتے نصف کلو کم ہونے لگے گا۔ کمی کی یہ رفتار ہی مناسب اور مفید ہوتی ہے۔

ورزش کیجئے

پیدل چلنے کو معمول بنا لیجئے یا پھر ورزشی سائیکل چلائیے۔ موٹے افراد نہیں چاہتے کہ لوگ انہیں ورزش کرتا دیکھیں، لیکن باقاعدہ ورزش کے بغیر وہ دبلے ہو بھی نہیں سکتے، اس لئے بہتر ہے کہ گھر میں ورزشی سائیکل چلائیں یا ایک ہی جگہ کھڑے کھڑے تیز چلیں یا دوڑ لگائیں۔

صبر وہمت سے کام لیجئے

ہر ہفتے نصف کلو وزن کم کرنے کا ہدف مقرر کر لیں۔ ابتدا میں وزن تیزی سے کم ہو سکتا ہے پھر یہ رفتار کم ہو سکتی ہے، اس لئے ہمت نہ ہارئیے۔ یہ ایک معمول ہے۔

وزن کم کرنے کے دس گر

☆ کھانا کم مقدار میں لیجئے۔ پلیٹ میں کھانا دوبارہ نہ لیجئے۔

☆ نوالے چھوٹے لیجئے اور انہیں دیر تک خوب چبائیے۔

☆ درمیان میں کچھ کھانے کو جی چاہے تو صرف پھل کھائیے۔

☆ خود کو مصروف رکھیے اور غذا کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیجئے۔

☆ کھانا پکانے کے دوران اسے چکھنے کا سلسلہ ترک کر دیجئے۔

☆ بغیر چینی کی چائے، کافی پیجئے۔

☆ اپنی پسند کی چیزیں ریفریجریٹر اور نعمت خانے میں جمع نہ کیجئے۔

☆ زیادہ ریشے والی چیزیں کھائیے۔

☆ باقاعدگی سے ورزش کیجئے اور جسمانی طور پر سرگرم رہیے۔

☆ دبلے ہونے کی مہم میں اپنے رشتے داروں اور دوستوں کی حمایت اور تائید حاصل کیجئے۔

(ہمدرد صحت۔ جولائی 2001ء)

(رپورٹ: خاور افتخار صاحب سیکرٹری شوریٰ)

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی مجلس شوریٰ

18، 19 / اکتوبر 2003ء بروز ہفتہ، اتوار 14 ویں مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ جرمنی کا بیت السبوح فرینکفرٹ میں انعقاد ہوا۔ مورخہ 18 / اکتوبر بروز ہفتہ 11:00 بجے تلاوت قرآن کریم اور عہد کے بعد مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی نے افتتاحی خطاب کیا۔ نیز افتتاحی دعا کروائی۔ دعا کے بعد مکرم ذیشان تاس صاحب معاون صدر جرمنی نے قواعد وضوابط مجلس شوریٰ ایوان میں پڑھے۔ مکرم ڈاکٹر چوہدری اظہر الحق صاحب ایڈیشنل معتمد نے گزشتہ سال کی منظور شدہ تجاویز اور ان پر عملدرآمد کی رپورٹ، نیز شوریٰ 2003ء کا ایجنڈا اور رد شدہ تجاویز ایوان میں پیش کیں۔ ان تجاویز کو رد کئے جانے کی وجوہات متعلقہ مہتممین نے ایوان میں پیش کیں۔ ایجنڈا پر موجود تجاویز برائے مال اور امور طلباء کی سب کمیٹیز کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ وقفہ طعام اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد اجلاس دوم کا آغاز ہوا۔ مہتممین نے متعلقہ شعبہ جات کی سالانہ رپورٹس ایوان میں پیش کیں جن پر بعد میں ایوان کی طرف سے بحث ہوئی۔ محترم نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی اس سیشن میں تشریف لائے۔ آپ نے بعد میں 40 منٹ تک ایوان سے خطاب بھی فرمایا۔ نماز مغرب وعشاء اور کھانے کے وقفہ کے بعد 10:30 بجے سب کمیٹیز کے اجلاسات شروع ہوئے۔ مورخہ 19 / اکتوبر بروز اتوار 8:30 بجے صبح

باقی صفحہ 6 پر

محمد شکر اللہ صاحب

انسانی زندگی میں الفاظ کی اہمیت

بچوں کی طرح یہ لفظ میرے
معبود انہیں بولنا سکھا دے

لفظ کبھی سہارا دیتے ہیں اور کبھی گرا دیتے ہیں انسان کے منہ سے نکلنے والی ہر بات لفظوں پر مشتمل ہے یہی لفظ ہمیں دوسروں کے بہت قریب یا بہت دور کر دیتے ہیں۔ لفظ انسانی زندگی میں بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ مانا کہ سچے جذبات کو ثابت کرنے کے لئے الفاظ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ انسان محبتوں اور چاہتوں سے بھرپور لفظوں کو سننا پسند کرتا ہے اور وہ ان کو سننا چاہتا ہے تاکہ ہجر اور نفرتوں کے موسم میں ان کی گونج اپنے اندر محسوس کر سکے۔ بعض اوقات ہمارے کہے ہوئے لفظ کسی کے لئے اندھیروں میں روشنی کی مانند ہو جاتے ہیں۔ کسی گرتے کو سنبھال لیتے ہیں۔ کسی کی ہمت وڈھارس بندھا دیتے ہیں۔ اور بعض اوقات یہی الفاظ ان سب کے الٹ ہو جاتے ہیں۔ بالکل اس شعر کے مصداق۔

اس درد کا درماں نہیں الفاظ کا مرہم
جو زخم تیرے طرز تکلم سے لگا ہے

اگر ہم چاہیں تو ان الفاظ کے حسین استعمال سے اس دنیا کو اپنا گرویدہ بنا سکتے ہیں۔ کیونکہ مٹھاس خواہ وہ کسی طرح کی ہو دل کو بھا جاتی ہے۔ حسین الفاظ کی مٹھاس دوسرے کے دل کو موہ لیتی ہے۔

ایک بادشاہ نے خواب میں دیکھا کہ اس کے سارے دانت گر گئے ہیں اس کے ایک درباری نے یہ تعبیر کی کہ آپ کے سارے رشتہ دار آپ کی آنکھوں کے سامنے مر جائیں گے۔ بادشاہ کو یہ سن کر غصہ آیا اور اس نے اس درباری کے قتل کا حکم دے دیا۔ ایک اور درباری نے اس خواب کی یہ تعبیر کی کہ بادشاہ سلامت آپ کی عمر اپنے تمام رشتہ داروں میں سے سے لمبی ہو گی اس پر بادشاہ نے خوش ہو کر اس کو انعام و اکرام سے نوازا۔

ایک ہی بات کو مختلف رنگوں میں بیان کر کے خوشی اور غصہ کی کیفیت پیدا کرنے کی ایک عمدہ مثال ہے۔

"ہاں" جو ایک مثبت لفظ کی نشاندہی ہے کبھی کبھی ہمارے لئے اور دوسروں کے لئے مشکلات پیدا کر دیتا ہے۔

زندگی میں ہم اکثر اپنے ہی الفاظ کے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں اور اپنے کہے کچھ الفاظ کی خاطر تمام زندگی گزار دیتے ہیں۔ اور ہم ہمیشہ ان کے حصار میں قید ہو کر رہ جاتے ہیں۔

اکثر اوقات ہم خود اپنے الفاظ کی قدر کھو دیتے ہیں۔ کیونکہ ہر انسان ایک جیسے الفاظ کے قابل نہیں ہوتا جیسے انسانی دل تمام رشتوں کے لئے ایک جیسا نہیں دھڑکتا۔ ہر رشتہ کے لئے اس کی دھڑکن اور محسوسات الگ سے ہوتے ہیں اس طرح یہ الفاظ ہر انسان کے لئے ایک جیسے نہیں بولے جا سکتے۔ مگر کچھ لوگ خود اپنے الفاظ کی قدر کھو دیتے ہیں۔ اور اکثر ان کے جذبات سے بھرپور محبت بھرے الفاظ ایسے لگتے ہیں جیسے کسی عام شخص سے کہا جا رہا ہو۔

اگر دلوں میں لوگوں کو الگ الگ اہمیت دی جاتی ہے تو لفظوں میں بھی ان کی اہمیت الگ ہوتی ہے۔ مگر یہ ضروری ہے کوئی خاص ہو یا عام سب کے لئے ان الفاظ میں مٹھاس ہونا ضروری ہے۔

بعض اوقات ہمارے چند الفاظ کسی بے بس اور بے سہارا انسان کے لئے اتنا کہنا کہ فکر نہ کرو ہی کافی ہوتا ہے کیونکہ آج کل کے نفسانفسی کے دور میں ہر کوئی ہمدردی، خلوص، وفا، دوستی، چاہت، تعاون اور سہارے کا متلاشی ہے اپنے الفاظ کا استعمال اس سلیقے اور مہارت سے کریں کہ زندگی میں کبھی اپنے ہی الفاظ سے ہار نہ ماننی پڑے۔ جو شخص اپنی ہی بات کا پاس نہ رکھ سکے وہ دوسروں سے وفا کیا کرے گا؟ صرف وہ کہیں جو آپ کر سکیں۔

اپنے ہی الفاظ کے جال میں الجھنے سے بہتر ہے کہ اسے اتنا ہی پھیلایا جائے جتنا اسے سلجھا سکیں ورنہ آپ اور آپ سے منسلک تمام افراد نا خوش ہوں گے کیونکہ نہ تم اپنے الفاظ کا بھرم رکھ سکو گے اور نہ ان کے ...... ! یہ الفاظ تو ریشم ہیں اگر سلجھے رہیں تو خوبصورت ورنہ الجھنے کی صورت میں نہ یہ خوبصورت رہتے ہیں اور نہ ہی سجتے ہیں۔ زندگی تو ایک خوبصورت ساتحفہ اور خدا کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہے اسے خواہ مخواہ الجھانے سے کیا فائدہ......؟

بہت بہتر ہے اگر یہ زندگی مثبت کاموں میں اور دوسروں کے کام آنے میں استعمال ہو۔ اپنے لئے خواہ مخواہ مشکلات پیدا مت کریں۔

معزز دوستو! اپنے رویے میں نرمی اور مٹھاس پیدا کریں خوش اخلاقی وہ طاقت ہے جس کے ذریعے آپ کسی کے دل میں گھر کر سکتے ہیں اور وہ سب کچھ بلا قیمت حاصل کر سکتے ہیں۔ جو کہ بعض اوقات بہت کچھ خرچ کرنے کے بعد بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ ہر کسی کے ساتھ عزت و احترام خوش اخلاقی اور محبت سے پیش آئیں۔

الفاظ کا جادو چلا کر آپ دشمنوں کو بھی دوست اور اپنا گرویدہ بنا سکتے ہیں۔ اپنے مثبت اور لچکدار رویے سے اپنے دوستوں میں اضافہ کریں اور دشمنوں کو بھی محض چند لفظوں کے ہیر پھیر سے آپ اپنا گرویدہ بنا سکتے ہیں۔

سخت، تلخ اور طنزیہ الفاظ سے پرہیز کریں کیونکہ تلوار کا زخم تو بھر جاتا ہے لیکن کسی کی کہی ہوئی سخت طنزیہ باتیں کبھی بھی نہیں بھولتیں اور زبان کا زخم کبھی بھی نہیں بھرتا۔ چنانچہ ایک عربی شاعر زبان کے زخموں کے بارے میں یوں اظہار خیال کرتا ہے۔

جَـراحـاتُ الـسِّـنَـانِ لَهَـا الْتِيَـام
وَ لَا يَـلْـتَـامُ مَـا جَـرَحَ الـلِّـسَـانُ

یعنی نیزوں کے زخم تو مندمل ہو جاتے ہیں لیکن زبان کے زخموں کا مندمل ہو جانا ممکن نہیں ہے۔

بقیہ صفحہ 5

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں سیکرٹریان سب کمیٹیز نے متعلقہ سب کمیٹیز کی رپورٹس ایوان میں پیش کیں۔ جن پر بحث کے بعد مشورہ جات سامنے آئے۔ اس طرح ان تجاویز کو مختلف آراء کے ساتھ بغرض منظوری حضور اقدس کی خدمت میں بھیج دیا گیا۔ اسی اجلاس میں اسسٹنٹ سیکرٹری وصایا نے ایوان میں نظام وصیت کی غرض وغایت اور برکات بیان کیں اور پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جرمنی کو 20 فیصد موصیان کے ہدف کا پیغام پہنچایا۔ نماز ظہر وعصر اور طعام کے بعد اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی صدارت میں اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ سیکرٹری شوریٰ خاکسار خاور افتخار نے مجلس شوریٰ کی رپورٹ ایوان میں پیش کی۔ اس کے بعد صدر مجلس نے اختتامی خطاب کیا۔ امسال مجلس شوریٰ کی حاضری 467 رہی۔

(اخبار احمدیہ جرمنی نومبر 2003ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35868 میں بشریٰ طیبہ زوجہ عامر حبیب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھرکی ضلع گھوٹکی سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 17-2-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 15 تولے مالیتی -/150000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/500000 روپے۔ ایک عدد گاڑی ٹیوٹا مالیتی -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ طیبہ زوجہ عامر حبیب ڈھرکی ضلع گھوٹکی سندھ گواہ شد نمبر 1 عامر حبیب خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ضمیر احمد ندیم وصیت نمبر 28624

مسل نمبر 35869 میں عبدالسمیع خان قمر ولد رشید احمد قوم لاشاری پیشہ طالب علمی عمر سوا پندرہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گڈو بیراج ضلع جیکب آباد سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالسمیع خان قمر ولد رشید احمد گڈو بیراج جیکب آباد سندھ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد چیمہ وصیت 23194 گواہ شد نمبر 2 محمد حسین شاہد ولد فیروز دین جیکب آباد سندھ

مسل نمبر 35870 میں ظفر احمد گھمن ولد نذیر احمد گھمن قوم جٹ گھمن پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولارچی ضلع بدین سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 16-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی اراضی رقبہ 12 ایکڑ واقع چک نمبر 5 احمد آباد جنوبی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60000 روپے بصورت سالانہ بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ظفر احمد گھمن ولد نذیر احمد گھمن گولارچی ضلع بدین سندھ گواہ

شدنمبر 1 فخر احمد فرخ وصیت نمبر 29722 گواہ شد نمبر 2 عقیل احمد نگری وصیت نمبر 32950

مسل نمبر 35871 میں راؤ شاہ نواز ولد راؤ عبدالستار قوم راجپوت پیشہ معلم وقف جدید عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فتو کے ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4024 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد راؤ شاہ نواز ولد راؤ عبدالستار فتو کے ضلع نارووال گواہ شد نمبر 1 محمد داؤد ناصر وصیت نمبر 26532 گواہ شد نمبر 2 بابر رحیم جاوید ولد محمد نواز بھٹی فتو کے ضلع نارووال

مسل نمبر 35872 میں امۃ القدیر زوجہ راؤ شاہ نواز قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فتو کے ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے 7 ماشے مالیتی -/43200 روپے۔ سویٹر بنانے کی مشین مالیتی -/2500 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ القدیر زوجہ راؤ شاہ نواز فتو کے ضلع نارووال گواہ شد نمبر 1 محمد داؤد ناصر وصیت نمبر 26532 گواہ شد نمبر 2 راؤ شاہ نواز خاوند موصیہ

مسل نمبر 35873 میں مبارکہ احمد بنت مظفر احمد منصور قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اٹک شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/7 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/7 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مبارکہ احمد بنت مظفر احمد منصور اٹک شہر گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد منصور والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمود مجیب اصغر ولد میاں فضل الرحمن مرحوم اٹک شہر

مسل نمبر 35874 میں فہد نعیم ولد نعیم احمد طارق قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فہد نعیم ولد نعیم احمد طارق کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد طارق والد موصی گواہ شد نمبر 2 امجد علی ولد چوہدری سلطان علی کوٹ ادو

مسل نمبر 35875 میں سدرہ نعیم بنت نعیم احمد طارق قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/350 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سدرہ نعیم بنت نعیم احمد طارق کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد طارق والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 امجد علی ولد چوہدری سلطان علی کوٹ ادو

نکاح

مکرم لئیق احمد بٹ صاحب ولد مکرم محمد رفیق بٹ صاحب حال مقیم جرمنی کا نکاح ہمراہ مکرمہ حبۃ الجمیل صاحبہ بنت مکرم مرزا لطیف احمد صاحب حال مقیم جرمنی بعوض دس ہزار یورو حق مہر پر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب نے بیت مبارک میں مورخہ 25 جنوری 2004ء بعد نماز عصر پڑھا۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم نعمت اللہ صاحب معلم اصلاح وارشاد انور آباد ضلع لاڑکانہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بیٹے مکرم اقبال احمد کو پھیپھڑے میں انفیکشن ہوگیا ہے جس کی وجہ سے وہ بہت تکلیف میں ہے۔ کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب ڈیفنس سوسائٹی لاہور مختلف عوارض کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ مکمل شفایابی کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

مکرم نگزار احمد صاحب آزاد کشمیر لکھتے ہیں۔ خاکسار کے داماد کو حادثہ کے نتیجہ میں سر پر چوٹیں آئی ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے۔

مکرم چوہدری غلام حسین صاحب کارکن دفتر انصار اللہ شعبہ مال سخت بیمار ہیں اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ ان کی شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو محض اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم شیخ حارث احمد صاحب نائب وکیل صنعت و تجارت تحریک جدید تحریر کرتے ہیں:۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم خالد احمد صاحب (ناظم مال خدام الاحمدیہ علاقہ راولپنڈی) و مکرمہ وجیہہ بشریٰ کو خدا تعالیٰ نے ایک بیٹے کے بعد مورخہ 13 فروری 2004ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام "وردہ خالد" تجویز ہوا ہے۔ عزیزہ مکرم محمد نصیر احمد صدر حلقہ سول لائنز راولپنڈی کی پوتی اور مکرم مرزا بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نوشہرہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ عزیزہ کو نیک خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب سابق صدر حلقہ ریلوے لائنز راولپنڈی لکھتے ہیں خاکسار کی اہلیہ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ مورخہ 19 جنوری 2004ء کو ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں بعمر 66 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ ڈاکٹر نور محمد صاحب مرحوم آف موچی دروازہ لاہور اور مکرمہ حسن آراء صاحبہ مرحومہ کی بیٹی تھیں۔ اسی دن آپ کی نماز جنازہ بیت التوحید راولپنڈی میں بعد نماز عصر مکرم سید تسنین احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور تدفین احمد باغ راولپنڈی میں ہوئی۔ آپ جماعتی چندوں کی بہت پابند تھیں۔ سب سے پہلے چندہ ادا کرتیں۔ انہوں نے دو بیٹے مکرم فواد احمد صاحب اور مکرم جواد احمد صاحب اور تین بیٹیاں مکرمہ فوزیہ نصیب صاحبہ مکرمہ فائزہ بشیر صاحبہ اور مکرمہ فاخرہ عزیز صاحبہ اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سوگواران کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مکرم مرزا ناصر علی صاحب انسپکٹر تحریک جدید لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد محترم مرزا احمد شفیع صاحب آف خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ مورخہ 8 فروری 2004ء کو وفات پا گئے ہیں۔ نماز جنازہ اسی روز بعد نماز مغرب مکرم رفیع خاور صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بعدازاں مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ جن میں دو بیٹے واقف زندگی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم چوہدری اطہر منور کاہلوں (آف کھتووالی) حال ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 20 جنوری 2004ء کو ایک بیٹی اور ایک بیٹے کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام انس احمد کاہلوں عطا فرمایا ہے۔ بچہ مکرم چوہدری منور احمد صاحب کاہلوں 312 ج۔ب کھتووالی کا پوتا اور مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب واہلہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت مند، نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

مددگار کارکنات کی آسامیاں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کارکنات درجہ چہارم (خواتین) کی آسامیاں خالی ہیں۔ اپنی درخواست صدر صاحب محلہ کی سفارش کے ساتھ مورخہ 22 فروری 2004ء بروز اتوار بوقت 8:00 بجے صبح ہمراہ لائیں پابندی وقت ملحوظ خاطر رہے۔ نیز اپنے والد/خاوند کو ہمراہ لائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب۔ 21 فروری
طلوع فجر۔ 5-21
طلوع آفتاب۔6-43
زوال آفتاب: 22-12
غروب آفتاب:6-02

ماہر باورچی کی فوری ضرورت

دارالضیافت کے لئے ایک ماہر باورچی کی فوری ضرورت ہے جو پاکستانی۔ چائنیز اور انگریزی کھانے پکانے میں خاص مہارت رکھتا ہو۔اپنی درخواست مع اسناد اور تجربہ مکرم صدر صاحب /امیر صاحب جماعت احمدیہ کی سفارش کے ساتھ خاکسار سے فوری رابطہ فرمائیں۔

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

فون 212479-213938 فیکس 213111

یوم تحریک جدید

امراء وصدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ 9۔اپریل 2004ء بروز جمعۃ المبارک ''یوم تحریک جدید'' منانے کا اہتمام فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ولادت

مکرم وسیم احمد امتیاز صاحب استاذ جامعہ احمدیہ (جونیئر سیکشن) ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ندیم احمد صاحب ولد مکرم امتیاز احمد طاہر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 11۔ جنوری 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام ''ناجیہ ندیم'' عطا فرمایا ہے۔نومولودہ مکرم امتیاز احمد طاہر صاحب (شہزاد پلاسٹک ورکس) دارالعلوم غربی حلقہ ثنا، ربوہ کی پوتی اور مکرم محمد یوسف صاحب آف لاہور کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت مند، نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مولانا عزیز اللہ خان صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی بڑی ہمشیرہ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ ماما محمد شریف خاں صاحب دارالصدر غربی ربوہ مورخہ یکم فروری 2004ء تقریباً 77 سال کی عمر میں پتے کے آپریشن کے چند ماہ بعد وفات پاگئی ہیں۔ اسی روز نماز مغرب کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوۃ الی اللہ نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بوجہ موصیہ ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم محمود احمد صاحب بی ٹی نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت انسپکٹران

تحریک جدید میں دوران سال انسپکٹران کی متوقع ضرورت کے پیش نظر درخواستیں مطلوب ہیں۔خواہش مند احباب اپنی درخواستیں تعلیمی سندات، قومی شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور ایک عدد تصویر کے ہمراہ مورخہ 22 فروری 2004ء تک امیر/پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ وکالت دیوان تحریک جدید کو بھجوا دیں۔امیدوار کا ایف۔اے/ایف ایس سی میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔بی اے/بی ایس سی والے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔امیدوار کی عمر 45 سال سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔ معیار پر پورا اترنے والے امیدواران کا تحریری امتحان مورخہ 29 فروری 2004ء بروز اتوار صبح 10:00 بجے بیت المحمود (کوارٹرز تحریک جدید) میں ہوگا۔تحریری امتحان کے لئے نصاب حسب ذیل ہوگا۔

1۔قرآن مجید۔ پہلا نصف پارہ (ترجمہ کے ساتھ)
2۔نماز مکمل۔ترجمہ کے ساتھ
3۔حدیث۔پہلی دس احادیث (چالیس جواہر پارے)
4۔کتب حضرت مسیح موعود۔اسلامی اصول کی فلاسفی، کشتی نوح
5۔انگریزی/حساب۔مطابق معیار F.Sc/F.A
6۔عام دینی معلومات (شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ)

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)
(فون 04524-213563 فیکس:04524-212296)

درخواست دعا

مکرم سلطان احمد صاحب ڈرائیور ایوان محمود کی والدہ صاحبہ کے دائیں بازو میں مورخہ 2 فروری کو موٹرسائیکل کے حادثہ میں فریکچر ہوگیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

ضرورت ہے
ادویات کی سپلائی کے کام میں دلچسپی رکھنے والے میڈیکل ریپس، فیلڈ ورکرز کمیشن ایجنٹس یا سیلز مین جو پاکستان کے کسی بھی علاقے میں ہومیو پیتھک ایلو پیتھک یا یونانی ادویات کی سپلائی اور بکنگ کا کام کرتے ہوں یا اب یہ کام سیکھنا چاہیں وہ معقول معاوضہ پر جزوی (پارٹ ٹائم) یا کل وقتی کام کیلئے درخواستیں صدر صاحب یا قائد صاحب کی تصدیق سے بھجوائیں
کیور ہیو انٹرنیشنل (ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ
فون: 04524-214576
04524-213156

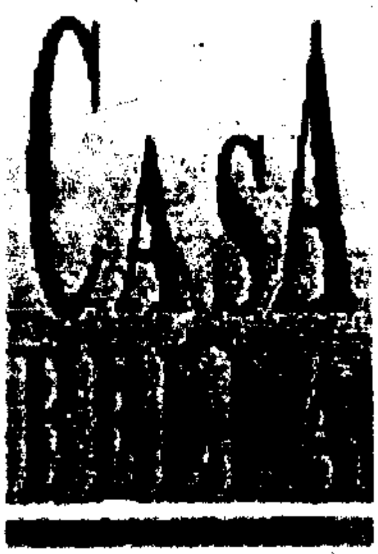

SOFA FABRIC - CURTAIN FABRIC - FURNITURE
HEAD OFFICE
1-Gilgit Block Fortress Stadium Lahore Cantt.
Ph: 6650952, 6660047 Fax: 6655384
LAHORE
164-P Mini Market Gulberg. Ph: 5755917, 5760550
Craze-1 Plaza, Opposit Adil Hospital Lcchs.
Ph: 6675016, 6675017 E-mail: casabel@brain.net.pk
ISLAMABAD
Shop # 3-8 Block 13-N Markaz F-7 Islamabad Ph: 2650350-51
KARACHI
44/C 26th Street, Off Khayaba-e-Tauheed.
Commercial Area Defence. Ph: 02-5867840-41

دوسری جنگ عظیم

دوسری جنگ عظیم تباہ کاریوں کے اعتبار سے پہلی جنگ عظیم سے بہت آگے نکل گئی۔اس جنگ میں تمام بین الاقوامی قوانین، روایات اور اخلاقیات کو بالائے طاق رکھ کر انتہائی بربریت کا مظاہرہ کیا گیا، بلکہ پہلی جنگ عظیم کے کھنڈر پر امن کے جس، تاج محل، (مجلس اقوام) کو تعمیر کیا گیا تھا وہ بھی برقرار نہ رہ سکا۔شہر کے شہر کھنڈرات بن گئے، آبادیاں معدوم ہوگئیں۔فضا اور پانی سب ہی انسانی خون میں تر تھے۔اس جنگ میں زہریلی گیسوں سے لے کر نیپام بم تک اور پھر ایٹم بم بھی استعمال کئے گئے۔چند لمحوں میں ہیروشیما اور ناگاساکی میں بسنے والے لاکھوں باسیوں کو موت کی نیند سلا دیا گیا۔سمندروں، ہواؤں اور فضا میں اتنا زہر پھیلا دیا گیا کہ مدتوں اس کے اثرات دنیا کے جانداروں پر مرتب ہوتے رہے۔سب سے بڑھ کر یہ کہ انسانی عظمت کا وہ تقدس خاک میں مل گیا، جو اسے باقی جانداروں پر فضیلت بخشتا ہے۔

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں
اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر۔رفیق دماغ
کا استعمال ساتھ جاری رہے تو رزلٹ اللہ کے فضل کے ساتھ
توقع کے مطابق ہوگا۔بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے
رفیق دماغ۔کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں
قیمت فی ڈبی-/25 روپے کورس 3 ڈبیاں۔
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

سی پی ایل نمبر 29